OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

قرآنی تشبیہات و تمثیلات اور اس کی حکمتیں ایک تحقیقی جائزہ

A RESEARCH REVIEW OF QURANIC SIMILES AND PARABLES AND ITS WISDOM

Badshah khan
Ph.D. scholar, department of Islamic studiesThe University of Lahore, Lahore.
Email:badshahakhandargai123@gmail.com
https://orcid.org/0000-0001-9636-8229

Sarzamin khan
Ph.D scholar, department of Islamic studies Abdul walikhan university Mardan.
Email:Sarzamin.mscr404@iiu.edu.pk
https://orcid.org/0000-0001- 0000-0001-5418-0826

Abstract

Allah has made the holy Quran easy so that everyone can read it. The Holy Quran is a book sent for human guidance. Allah Ta'ala has described many examples in the Holy Qur'an. These examples have several advantages. Some of their benefits have been described by Allah Ta'ala him self in the holy quran , It is a perfect, complete and complete book from every angle. It is beyond doubt-It is free from distortion and change. The conspiracies of infidels and polytheists cannotbe sacrificedExamples from the Holy Qur'an provide the benefits of remembrance, reminder, encouragement, confirmation and emphasis and more other benefits. In this Artival we will decsribe the advantages and benefits of the examples of the holy quran . also we will explain deeply the wisdom of examples in Quran.

KeyWords:*distortion,conspiracies, polytheists, encouragement, emphasis, advantages, deeply, wisdoms.*

موضوع کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے نازل ہونے والی آخری کتاب ہے اس کتاب میں قیامت تک تمام انسانوں کے رہنمائی موجود ہیں زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں ارشادات خداوندی موجود نہ ہو۔اس وجہ سے قرآن مجید کا انداز بیان انتہائی آسان اور دلکش بنایا گیا ہے تاکہ ہر کوئی آسانی سے قرآن مجید کو سمجھ سکے قرآن اور احادیث انسانی ہدایت کے لئے بھیجی گئی ہیں اور اس سے ہدایت باآسانی تب حاصل کی جاسکتی ہے جب ان میں موجود عقائد،احکام اور ایمانیات کو آسان پیرائے میں بیان کیا جائے۔ باالفاظ دیگر ان کو مثالوں میں پیش کیا جائے تاکہ ہر کسی ذہن میں راسخ ہو سکے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر مثالیں بیان کی ہیں اس لئے کہ امثال کے ذریعے بات واضح ہو جاتی ہے اور ذہن میں آسانی سے راسخ ہو جاتی ہے۔کسی بات کو دل و دماغ میں بٹھانے ، یاد کرانے ، گہری اور باریک اقوال کو سادہ الفاظ میں سمجھانے کا عمدہ اسلوب کلام تمثیل ہے۔معانی چیز کو جب محسوسات کے قالب میں ڈھالا جائے تو وہ ذہن کے نزدیک ہو جاتی ہے اور آنکھوں سے نظر آنی والی چیز کی طرح ہو جاتی ہے جس کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔جس طرح ایک حسین اور جمیل چیز کی حسن و جمال کو خوبصورت لباس پہنانے سے مزید چمک و دمک پیدا ہو جاتی ہے۔اسی طرح اعلیٰ ترین حقائق و معانی کو جب مثالوں کی قالب میں ڈھالا جائے اور استعارات و تشبیہات کے اسلوب میں بیان کیا جاے تو ان کی صداقت اور معنویت اذہان کے قریب ہو جاتی ہے اور وہ ایک حسین و جمیل صورت میں نظر کے سامنے آجاتی ہیں۔کلام خداوندی سراسر حکمت اور دانائی پر مبنی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو غور و فکر کے لئے نازل فرمایا ہے۔قرآنی تعلیمات میں گہرائی سے سوچ و بچار کے نتیجے میں اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔

روزمرہ کے زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو بات مثال کے ذریعے واضح کی جائے وہ دیرپا ذہن میں موجود ہوتا ہے۔ وہ علماء کرام جو وعظ و نصیحت کرتے ہیں اور اس میں وہ بات سمجھانے کے لئے مثالوں کا سہارا لیتے ہیں لوگ بہت غور کے ساتھ اس کو سنتے اور سمجھتے ہیں۔یہی وہ بنیادی غرض ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں بے شمار مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اس ارٹیکل میں قران مجید کے بے شمار آیات مبارک سے مثالوں اور تشبیہات کے حکمتیں اور اسرار واضح کیے جائے گے۔

سابقہ کام کا جائزہ

علوم القرآن کے ماہرین نے قرآنی مجید کے علوم کے مباحث میں ضمنی طور پر بحث کی ہے۔جس میں امثال القرآن ،اقسام اور مثالیں بیان کیے ہیں۔اس کے علاوہ اس موضوع مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔جن میں چند ایک درجہ ذیل ہیں۔

1۔امثال القرآن (ابن قیم الجوزیؒ)

2۔امثال القرآن،قرآنی تمثیلات و تشبیہات کا مجموعہ (قاری محمد دلاور سلفیؒ)

3۔تمثیلات قرآنی (مولانا مودودیؒ)

4۔امثال القرآن (خالد محمودؒ)

5۔امثال فی القرآن (محمود شریفؒ)

ان کتب میں امثال القرآن کو جمع کیا گیا ہے مگر تفصیل کے ساتھ اس کے اسرار اور حکمتوں پر بحث نہیں کی گئی ہیں جو

اس ارٹیکل میں کیا جائے گا۔ قرآن مجید اور نے مثالوں کی جو حکمتیں بیان کی ہیں۔اس کے ساتھ علماء متقدمین و متاخرین کے نزدیک قرآن مجید کے اسرار اور حکم کو جمع کیا جائے گا۔ تاکہ قرآن مجید کو پڑھنے والا امثال القرآن سے حقیقی معنوں میں مستفید ہو سکے۔

لفظ مثل کی لغوی تحقیق

عربی لغت میں لفظ مثل کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے علامہ زمخشریؒ لکھتے ہیں

"لي مثله ومثيله ومماثله ومثّل به مثلةً"(1)

میری حالت اس کے مماثل اور مشابہ ہے۔

مثال عام معنوں میں مماثلت اور مشابہت کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر قرآن مجید میں دیگر معنوں بھی میں استعمال ہوا ہے صفت اور شان کے معانی میں جیسے " وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى "اللہ تعالی کی شان سب سے اونچی ہے۔(2)

ایک اور جگہ حالت اور صفت کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے "مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ" (3)

امثال کے فوائد اور حکمتیں علماء متقدمین و متاخرین کی نظر میں

علماء متقدمین اور متاخرین نے امثال القران پر کتب لکھی ہیں اور اس کے کئی فوائد اور حکمتیں بیان کیے ہیں چند ایک درجہ ذیل ہیں

علامہ زرکشیؒ کی نظر میں امثال القرآن کی حکمت

علوم القرآن میں علامہ زرکشیؒ کے بہت خدمات ہے خاص کر ان کی کتاب،، البرہان فی علوم القرآن،، کافی مشہور ہے ۔علامہ زرکشیؒ قرآن مجید میں موجود مثالوں کی حکمت اس انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

"مثالیں معانی کو اشخاص کی صورت میں پیش کرتی ہیں اور اشخاص واعیان اذہان میں جلدی بیٹھ جاتے ہیں اس لئے کی ان کو سمجھنے میں ذہن حواس سے مدد لیتا ہے۔ معانی معقولہ چوں کہ محسوس نہیں ہوتی اس لئے ان کا سمجھنا دقیق ہوتا ہے اور تشبیہ و تمثیل کا مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب کے مثال مجرب ہو اور سننے والوں کے نزدیک تسلیم شدہ ہو۔ ضرب الامثال میں مقصد کی تائید وتاکید ہوتی ہیں اس لئے کہ مثال کی غرض خفی کو جلی کے ساتھ اور غائب کو شاہد کے ساتھ تشبیہ دینا ہوتی ہیں۔جب ایمان کی تشبیہ نور کے ساتھ دی جائے تو ایمان دل میں مضبوط ہو جاتا ہے "۔(4)

عبرت بذریعہ امثال القرآن

امام ابو عبید قاسم بن سلام نے اپنے کتاب فضائل القرآن میں راشد بن سعد سے ایک مرفوع روایت نقل کرتے ہیں

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَحْرُفٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَضَرْبِ الْأَمْثَالِ فَأَحِلُّوا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ وَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ وَآمَنُوا بِمُتَشَابِهِهِ وَاعْتَبِرُوا بِأَمْثَالِهِ(5)

قرآن مجید پانچ وجوہ پر نازل ہوا ہے ۔حلال، حرام، محکم، متشابہ اور ضرب الامثال پس حلال کو حلال سمجھو۔ حرام کو

حرام سمجھو، محکم پر عمل کرو، تشابہ پر ایمان لاو۔ اور اس کے مثالوں سے عبرت اور نصیحت حاصل کرو۔

قرآن مجید کے نزول میں ایک بنیادی غرض یہ ہے کہ ان کے مثالوں سے نصیحت اور عبرت حاصل کی جائے۔ قرآن مجید چوں کہ عبرت اور نصیحت کی بہترین کتاب ہے اور اس کے نصائح بہترین ہونے کے ساتھ دلنشین بھی ہیں۔ ہر کسی کی مثال سے انسان نصیحت اور سبق حاصل نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ خالق اور مخلوق کے مثال اور انداز بیان اور جامعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ روایت تو مرسل ہے مگر علامہ زرکشیؒ نے بیہقی کے حوالے سے یہ حدیث ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا نقل کیا ہے جس میں احرف کی جگہ اوجہ کا لفظ آیا ہے۔ اس روایت میں بھی تمثیل اور تشبیہ کے فوائد و حکم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مثالوں سے عبرت و نصیحت حاصل کی جاتی ہے اور وعظ، تذکیر اور ترغیب میں تاثیر پیدا کرتا ہے۔

امام ترمذیؒ نے اپنے کتاب جامع ترمذی میں رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ امثال القرآن کے نام سے مستقل عنوان قائم کیا ہے جن میں سات ابواب ہیں اور ان ابواب میں نماز، روزہ، ختم نبوت، صدقہ، قرآن، مومن وغیرہ کے بارے میں مثالیں بیان کیے ہیں ان احادیث میں تذکیر و تفہیم کے لئے ضرب الامثال کا اسلوب نبوی اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ کثیر تعداد میں احادیث مبارکہ میں مثالیں بیان ہوئی ہیں جو اس کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے حبیبؐ کی زبان میں ایسی تاثیر رکھی تھی کہ ان کے ہر بات دل میں اتر جاتی تھی۔ علامہ **عزالدینؒ کی نظر میں امثال القرآن کی اہمیت**

"إِنَّمَا ضَرَبَ اللَّهُ الْأَمْثَالَ فِي الْقُرْآنِ تَذْكِيرًا وَوَعْظًا فَمَا اشْتَمَلَ منها على تفاوت في ثَوَابٍ أَوْ عَلَى إِحْبَاطِ عَمَلٍ أَوْ عَلَى مَدْحٍ أَوْ ذَمٍّ أَوْ نَحْوِهِ فَإِنَّهُ يَدُلُّ عَلَى الْأَحْكَامِ" ([6])

قرآن مجید میں رب ذوالجلال نے مثالیں اس غرض کے لئے بیان فرمائی ہیں تاکہ انسان اس سے تذکیر حاصل کریں اس لئے قرآن مجید کے امثال میں جو باتیں اجر و ثواب میں تفاوت یا کسی عمل کے ضیاع یا کسی مدح و ذم وغیرہ امور پر مشتمل ہیں۔ وہ احکام پر دلالت کرتی ہیں۔

علامہ عزالدین کی نظر میں امثال اور تشبیہات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس سے انسان یادہانی حاصل کریں اور مثالوں کا یہ مقصد خود رب ذوالجلال نے بھی کئی مرتبہ قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالی کے بابرکت کلام کے مثالوں میں کئی قسم کی باتیں موجود ہیں جس میں کسی کی صفت بیان ہوئی ہے یا کسی کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ عقائد اور عبادات، نیکی اور گناہ وغیرہ کے بارے میں کئی مثالیں بیان کی گئی ہیں جس کا بنیادی غرض بات کو سمجھانا ہے تاکہ قاری اس مثال سے تذکیر اور ترغیب حاصل کریں۔

ضرب الامثال کی حکمت بزبان قرآن

قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر اللہ تعالی نے امثال اور تشبیہات کی حکمتیں بیان کی ہیں۔

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (7)

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو دیکھتا کہ خشیت الہی سے پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ غور و فکر کریں۔

یہاں مثال کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے تاکہ لوگ غور و فکر کریں۔ کلام پاک میں بے شمار جگہ پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے اس لیے کہ سوچ اور تدبر سے انسان کسی شے کی حقیقت کی تہہ تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔اور بات دل و دماغ میں آسانی سے بیٹھ جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے کلام پاک میں ان لوگوں کی مذمت بیان فرمائی ہے جو قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے ۔کیاان لوگوں کے دلوں کو تالے لگے ہوئے ہیں جو کلام الہی میں تدبر نہیں کرتے۔ امثال القرآن سوچ اور تدبر کا آسان اور موثر ذریعہ ہے

ایک اور جگہ اللہ تعالی مثالوں کی حکمتیں اور فوائد اس انداز میں بیان فرماتے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَلَقَدْ ضَرَبْنا لِلنَّاسِ فِي هذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ"(8)

اور ہم نے قرآن مجید میں انسانوں کے لئے ہر قسم کی امثال اس لئے ذکر کیے ہیں اس لئے وہ تذکیر حاصل کریں۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امثال بیان کرنے کا بنیادی مقصد لوگوں کو قرآن مجید کے معانی اور مفہوم سمجھانا ہے اس لئے کہ مثال کے ذریعے بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے اور آسانی سے شرح صدر حاصل ہو جاتی ہے ۔ جب ایک بات سادہ کلام میں پیش کیا جائے یا اس کو تمثیل کا جامہ پہنایا جائے تو بات سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے اور یہی وہ غرض ہے جو اس آیت مبارک میں بیان ہوئی ہے۔

ایک اور جگہ مثالوں کی حکمت کچھ یوں بیان ہوئی ہے۔

"وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ"(9)

اور یہ مثالوں ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کر رہے ہیں اور نہیں سمجھتے مگر ان کو علم والے سمجھتے ہیں۔

حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ امثال قرآن کے بارے اپنے تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں

"وَمَا يَفْهَمُهَا وَيَتَدَبَّرُهَا إِلَّا الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ الْمُتَضَلِّعُونَ مِنْهُ."(10)

اور ان مثالوں کو نہیں سمجھتے اور ان میں تدبر نہیں کرتے مگر وہی لوگ کرتے ہیں جو دین کا پختہ علم رکھتے ہو۔اور علم سے پوری طرح سیراب ہو چکی ہوں۔

علامہ ابن کثیرؒ کے مطابق امثال کو سمجھنا اہل علم اور دانش کا کام ہے جو قرآن مجید سے خوب آراستہ ہو چکے ہو۔یعنی علم والے امثال اور تشبیہات سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں کیوں کہ وہ امثال کی ضرورت اور اہمیت سے واقف ہوتے ہیں۔

ابن کثیرؒ کے اس عبارت سے بات واضح ہے کہ مثالوں کی بنیادی حکمتیں معلوم کرنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہے بلکہ یہ صرف وہ افراد کر سکتے ہیں جو دینی تعلیمات کے ماہرین اور راسخین ہو۔کیوں کہ وہ دینی تعلیمات کو سرسری نہیں دیکھتے بلکہ اس کے تہہ تک پہنچنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔اس وجہ سے اللہ تعالی ان پر مثالوں کے اسرار منکشف کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی منقبت اور علم کا ایک خاص وجہ امثال کو سمجھنا بیان ہوا ہے وہ خود فرماتے ہیں۔

"حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ عَقَلْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَ مَثَلٍ"(11)

میں نے رسول اللہ سے ایک ہزار مثالیں اچھی طرح سے سمجھ لی ہیں۔

مثالوں کو یاد کرنا خود ایک بہت بڑا علم ہے اور صحابہ کرام چوں کہ قرآن مجید کے ماہرین سمجھے جاتے ہیں ان کا بھی

یہی مشغلہ تھا کہ وہ قرآن مجید کے مثالوں کو یاد کریں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی رسول ہے ان کی علمی منقبت کا ایک وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مثالیں یاد اور سمجھ لی تھی۔اس سے یہ معلوم ہوا کہ مثالوں کو یاد کرنا اور سمجھنا ایک علمی کام ہے جو کہ صحابہ کرام بھی کرتے تھے۔ کیوں کہ جب کسی کے پاس بات کو ذہن نشین کرانے کے لئے مثالیں موجود ہو تو وہ اپنے مخاطب کو آسانی سے سمجھا اور قائل کر سکتے ہیں۔

سورۃ الکہف میں مثالوں کے فوائد اور حکمتیں کچھ یوں بیان ہوئی ہیں کہ امثال کے ذریعے بات مزید واضح ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنا فِي هذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكانَ الْإِنْسانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً (12)

ہم نے قرآن مجید میں ہر قسم کی مثالیں ان لوگوں کے لئے بیان فرمائی ہے اور انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔

قرآن مجید چوں کہ پوری انسانیت کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اتاری گئی ایک کتاب ہے۔اس لئے اس میں موجود ایمانیات، احکامات اور عقائد وغیرہ کو سمجھانے کے لئے ہر قسم کے مثالیں بیان کرنا ضروری ہے۔

جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے کہ قران مجید مین ہر قسم کے مثالیں انسانوں کے لئے بیان ہوئی ہے مگر اس کے باوجود اس سے سبق حاصل نہیں کرتا بلکہ پھر بحث اور جھگڑا کرتے ہیں۔ حالاں کہ حق اور سچ بالکل واضح ہے اور بحث کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

قرآنی مثالوں کے انواع

علماء نے امثال القرآن کی کئی اقسام بیان کیے ہیں۔کچھ علماء نے دو اقسام بیان کیے ہیں اور بعض علماء نے تین اقسام بیان کیے ہیں۔

علامہ جلال لدین سیوطیؒ نے قرآنی مثالوں کو مندرجہ ذیل دو انواع میں تقسیم کیا ہیں۔

1۔امثال مصرحہ (واضح مثالیں) یعنی قرآن مجید کے وہ مثالیں جو بالکل واضح ہو اور اس میں مثال کا لفظ بھی استعمال ہوا ہو۔

2۔امثال کامنہ (پوشیدہ مثالیں) یعنی وہ مثالیں جس میں تشبیہ و تمثیل کے لئے واضح الفاظ استعمال نہیں ہوئی ہو۔(13)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ان دونوں اقسام کے کئی مثالیں ذکر کیے ہیں جس میں تشبیہ اور تمثیل کے الفاظ بالکل واضح ہے اور باآسانی سمجھا جا سکتا ہے چند ایک مثالیں درجہ ذیل ہیں۔

1۔امثالہ مصرحہ :۔اس قسم کے مثالیں قرآن مجید میں بہت ذکر ہوئی ہیں چند ایک درجہ ذیل ہیں۔

منافقین کی مثال

"مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ" (14)

ان منافقوں کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی۔جب آگ نے ارد گرد کو منور کر دیا تو رب کریم نے ان کی نور اور روشنی زائل کر دی اور ان کو تاریکیوں میں چھوڑ دیا پس وہ دیکھنے سے محروم ہوگئے۔

مثال بالکل واضح ہے اس میں نور کی تشبیہ آگ سے دی گئی ہے کیوں کہ آگ میں نور کا مادہ پایا جاتا ہے۔ یہاں نور سے مراد اسلام کی روشنی ہے جس سے ہر طرف روشنی ہے مگر جب اس نے اسلام کے بجائے کفر اختیار کیا تو خالق نے ان کی روشنی کو سلب کر دیا اور انہیں ایسی تاریکیوں میں چھوڑا کہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔

حق و باطل کے بارے میں مثال

"أَنْزَلَ مِنَ السَّماءِ مَاءً فَسالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِها فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رابِياً وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ كَذلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْباطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفاءً وَأَمَّا ما يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثالَ"(15)

اللہ نے آسمان سے بارش کو نازل کیا تو نہریں بھر کر بہنے لگیں اور سیلاب نے اپنے اوپر تیرنے والے جھاگ کو اٹھالیا اور لوگ زیور یا دوسرا سامان بنانے کے لیے جن چیزوں کو آگ میں پگھلاتے ہیں ان سے بھی ایسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے لیکن سیلاب یا دھات کی بیکار جھاگ پھینک دی جاتی ہے، اور جو چیز لوگوں کے لیے کارآمد ہوتی ہے وہ برقرار رہتی ہے اللہ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔

علامہ قرطبیؒ اس آیت کی وضاحت کچھ اس طرح کرتا ہے۔ اس آیت میں معبود برحق اور معبود باطل کی مثال بیان کی گئی ہے یعنی معبودان باطلہ مثل جھاگ کے ہیں جو فنا ہو جائیں گے اور معبود حق باقی رہے گا معبود حق کی مثال پانی اور سونے کی ہے اور معبود باطل کی مثال جھاگ کی ہے جب بارش برستی ہے اور وادیوں سے سیلاب گذرتا ہے تو پانی کے اوپر جھاگ آجاتی ہے پانی زمین میں ٹھہر جاتا ہے جس سے وہ زرخیز بن جاتی ہے اور جھاگ بیکار ہو جاتی ہے اسی طرح جب آگ پر سونا گلاتے ہیں تو سونا نیچے بیٹھ جاتا ہے اور میل کچیل اوپر آجاتی ہے جو پھینک دی جاتی ہے۔ یا یہ حق و باطل یعنی اسلام و کفر اور توحید و شرک کی مثال ہے۔ باطل کو بیکار جھاگ سے اور حق کو خالص پانی اور خالص دھاتوں سے تبشیہ دی گئی جو کارآمد اور پائیدار ہیں۔

ان دو مثالوں کو خالق کائنات نے اس مقصد کے لئے ذکر فرمائی ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حق کو ثابت کیا جائے اور باطل کو ناحق ثابت کیا جائے۔ باالفاظ دیگر یہ مثالیں حق کو سچ ثابت کرنے اور باطل کو جھوٹ ثابت کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے۔(16)

نور ایمان کی مثال

"اللَّهُ نُورُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكاةٍ فِيها مِصْباحٌ الْمِصْباحُ فِي زُجاجَةٍ الزُّجاجَةُ كَأَنَّها كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لا شَرْقِيَّةٍ وَلا غَرْبِيَّةٍ يَكادُ زَيْتُها يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نارٌ نُورٌ عَلى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ"(17)

اللہ آسمانوں اور زمینوں کو منور کرنے والا ہے اس کے نور کی مثال اس طاق کی طرح ہے جس میں چراغ ہو، وہ چراغ ایک قندیل میں ہو وہ قندیل گویا موتی کی طرح ایک درخشندہ ستارہ ہے، وہ چراغ برکت والے درخت زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ صرف مشرقی ہے اور نہ ہی صرف مغربی اس کے تیل کو اگرچہ آگ نہ دکھائی جائے پھر بھی قریب ہے کہ وہ خود ہی روشنی دینے لگے نور بالائے نور ہے اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور تک پہنچا دیتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے جب کہ اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔

اس آیت کے بارے میں مولانا گوہر الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں

یہاں نور سے مراد ہے نور ھدایت اور آسمان وزمین سے مراد کل عالم ہے اور مقصد یہ ہے کہ پورے عالم میں جس کو بھی روشنی ملی ہے اللہ ہی کی جانب سے ملی ہے۔ نور محسوس کرنا والا بھی وہی ہے اور نور معنوی بھی اس کے اختیار میں ہے یعنی سورج اور چاند کو روشن بنانے والا بھی وہی ہے اور مومن کو علم ویقین کی روشنی بخشنے والا بھی وہی ہے۔(18)

یہاں مشکوۃ سے مراد مومن کا سینہ ہے جو دل کے لئے ایک طاق کی طرح ہے المصباح سے مراد مومن کا دل ہے جو ہدایت کے نور سے منور ہے۔ الزجاجۃ سے مراد فطری ہدایت اور قبول حق کی پیدائشی صلاحیت ہے جو مومن کے دل میں ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح رکھی ہوئی ہے۔ جیسے زیتون کے ایسے درخت کے تیل کا چراغ جل رہا ہو جس پر سارا دن سورج کی شعاعیں پڑتی ہوں اور وہ تیل اتنا زیادہ صاف اور شفاف ہو کہ قریب ہے کہ وہ خود بخود روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نے چھوا بھی نہ ہو۔ اور جب اسے آگ کا شعلہ چھولے تو پھر نور ہی نور یعنی تیز روشن بن کر ارد گرد کی چیزوں کو روشن کر دیتی ہے۔

2۔ امثال کامنہ (پوشیدہ مثالیں) اس سے مراد وہ مثالیں ہیں۔ جس میں تشبیہ اور تمثیل کے الفاظ ظاہر نہ ہو، لیکن جامع انداز میں بہترین معانی و مفاہیم کو ظاہر کرتی ہیں اور جب انہیں ایک جیسے امور کی جانب لایا جاتا ہے تو وہ زیادہ تاثیر پیدا کرتی ہے۔ اس نوع کے لئے مندرجہ ذیل مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

1۔ جیسے اس قول کا مفہوم ہے۔ "خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَاطُهَا" بہترین معاملہ متوسط قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی مثال قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔ "لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ"۔(19)

اسی طرح فضول خرچی سے بچنے والوں کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہیں۔

"وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاما"(20)

اس طرح جیسے لوگ کہتے ہیں۔ "ليس الخبر كالمعانيه" یعنی سننا دیکھنے کے برابر نہیں ہوتا۔

اس بارے میں اللہ تعالی نے ابراہیمؑ کی بات کا ذکر فرمایا ہے۔

"قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي"(21)

اس کے علاوہ بعض علماء کرام ایک تیسری قسم بھی بیان کی ہے جس کو،، امثالہ مرسلہ،، کا نام دیا گیا ہے امثال مرسلہ سے مراد (چلتی پھرتی مثالیں) یہ ایسے جملے ہیں جن کو تشبیہ کے لفظ کے بغیر عمومی طور پر بیان کیا گیا ہے، یعنی یہ ایسی آیات ہیں جو امثال کے قائم مقام ہیں۔ اس قسم کی مثالیں درجہ ذیل ہیں۔

الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ-(22)
قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ-(23)
وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ-(24)

وہ مثالیں جس میں اللہ تعالی کی طرف نسبت ہو۔

اس سے وہ مثالیں مراد ہیں جس مین اللہ تعالی کی طرف نسبت کی گئی ہو۔ اس کے مزید دو اقسام ہین جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ وہ مثالیں جو اللہ تعالی کے لئے بیان کرنا مناسب نہیں۔

2۔ وہ مثالیں جو اللہ تعالی نے خود کے لیے بیان کی ہے۔(26)

یہاں ان مثالوں کا ذکر کیا جائے گا جو اللہ تعالی کی طرف مضاف ہیں۔اس میں اللہ تعالی نے خود کے لئے بہت عمدہ مثالیں بیان کی ہیں اور اس کا غرض یہ ہے کہ خالق حقیقی اور جھوٹے معبودوں کا فرق واضح ہو جائے۔اور ان مثالوں میں اللہ تعالی نے اپنے صفات اور کمالات کا بھی ذکر کیا ہے جبکہ دوسری طرف مشرکین کی معبودوں کی حقیقت اور اس کی کمزوریوں کا ذکر بھی کیا ہیں۔

قرآن مجید میں ایک جگہ یہ مضمون کچھ اس طرح ذکر ہے۔ارشاد باری تعالی ہے

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ(27)

بڑی بری مثال ہے ان لوگوں کی جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر، اور سب سے برتر مثال تو اللہ ہی کے شایان شان ہے اور وہی ہے زبردست نہایت حکمت والا۔

مثال کو بیان کرنے کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ اس کو مخاطب کے منزل اور مرتبے کے مطابق بیان کیا جائے یعنی جس کے لیے مثال بیان کی جاتی ہے اس کی منزلت کم ہو تو اس کے لئے کمزور مثال جیسے قران مجید مین کفار کی ایمان کی تشبیہ ایک بے کار درخت دی گئی ہے جو کسی فائدے کی درخت نہیں ہے جب کہ ایمان کی مثال ایک مضبوط اور تناآور درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔اللہ تعالی کی شان بہت بڑی ہے اس لئے اللہ تعالی نے اپنے اعلی اور بہترین مثالیں بیان فرمائی ہے۔

وہ مثالیں جو اللہ تعالی نے خود کے لیے بیان کی ہے۔

"وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ المَثَلُ الأَعْلَى فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ أَنفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ"(28)

اور وہی ذات ہے جو مخلوق کو اول پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوسری بار بھی پیدا کرے گا، اور یہ کام اس کے لیے بہت سہل ہے۔اللہ تعالی کی شان سب سے اونچی ہے ۔آسمانوں میں بھی اور زمین دونوں میں، اور وہی ذات جو اقتدار کے مالک بھی ہے اور حکیم بھی ہے۔وہ تمھیں تمہارے نفوس کے اندر سے ایک مثال دیتا ہے۔ہم نے جو رزق عطا کیا ہے، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا شریک ہے کہ اس رزق میں تمہارا درجہ ان کے برابر ہو (اور) تم ان غلاموں سے ویسے ہی ڈرتے ہو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو؟ ہم اسی طرح دلائل ان لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیں۔

وہ مثالیں جو اللہ کے لئے بیان کرنا مناسب نہیں

"وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنْ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ شَيْئاً وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ فَلا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً عَبْدًا مَمْلُوكًا لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلاَهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهُّ لاَ يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"(29)

اور وہ رب کریم کے سوا ان چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جو ان کے لیے آسمانوں اور زمینوں میں سے کسی بھی رزق کے اختیار مند نہیں ہیں اور نہ کسی چیز کی استطاعت رکھتے ہیں۔سو تم اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو اور بیشک اللہ علیم ہے اور تم نہیں جانتے۔اور اللہ ایک ایسے غلام کی مثال بیان فرماتا ہے جو کسی کی ملکیت میں ہے اور کسی چیز پر قادر نہیں ہے اور (دوسرا) ایسا شخص

ہے جس کو ہم نے اپنی طرف سے عمدہ رزق عطا فرمایا ہے سو وہ اس میں سے پوشیدہ طور سے اور ظاہر اخرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں تمام تعریفوں کا مستحق اللہ ہے، بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔اور اللہ (ایک اور) مثال بیان فرماتا ہے دو مرد ہیں ان میں سے ایک میں بات کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ کوئی کام کا نہیں ہے جہاں بھی مالک اسے بھیجتا ہے نقصان کے سوا کچھ نہیں لاتا۔ دوسرا وہ شخص جو صالحیت اور صلاحیت میں اس بہتر ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں جو اپنے آقا کے لئے سراسر خیر ہے۔ سیدھے راستے پر ہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا ہے۔

امثال القرآن کی حکمتیں

اس ارٹیکل میں امثال القرآن کے کئی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔خلاصہ کے طور پر درجہ ذیل ہیں۔

1۔تدبر کے لئے

2۔ تذکیر کے لئے

3۔ عبرت کے لئے

4۔ غور اور فکر کے لئے

5۔تائید و تاکید کے لئے

6۔ بات کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے

7۔ ترغیب کے لئے

8۔ عقلی چیز کو حسی چیز میں پیش کرنے کے لئے

9۔اصل حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لئے

10۔ مشکل کو آسان بنانے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

امثال القرآن ایک وسیع موضوع ہے جس پر جتنا لکھا جائے کم ہے۔قرآن مجید سراسر حکمت اور دانائی ہے۔ تعلیمات خداوندی کے اسرار اور حکمتیں علمی استعداد اور اللہ تعالی سے مضبوط تعلق کے بنیاد پر اشکارا ہو جاتے ہیں۔قرآن مجید کی ہر آیت اور لفظ میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں لیکن ہم اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔ رب ذوالجلال کے کلام کو بار بار پڑھا جائے تو بہت سارے اسرار اور حکمتیں ظاہر ہوں گے۔ بحیثیت مجموعی ہم نے اللہ تعالی کے اس بابرکت کلام کو پس پشت ڈال دیا ہے جس کی وجہ سے ہم ناکام ہے۔ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو کوئی جتنا وقت اس میں غور و فکر کرتے ہیں اللہ تعالی اس کے سینے کو کھول دیتا ہے۔ جو قران مجید کے امثال کے ساتھ دیگر آیات کے اسرار اور حکم سے واقفیت حاصل کر لیتے ہیں بشرط یہ کہ خلوص کے ساتھ اس کو پڑھا جائے۔اور جب کسی چیز کی حکمت اور فلسفہ کسی پر اشکارا ہو جاتا ہے تو وہ دل میں رسوخ حاصل کر لیتا ہے۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید تمام انسانیت کے لئے ایک رہنما کتاب ہے جس میں احکامات اور قصص کے ساتھ امثال بھی کافی تعداد میں موجود ہیں جس میں مثالوں کے ذریعے بات کو بیان کیا گیا ہے یہ بات واضح ہے کہ کوئی بھی بات جب مثال کے ساتھ بیان کی جائے تو باآسانی ذہن پر نقش ہو جاتا ہے چوں کہ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جس کو اللہ تعالی نے آسان بنایا ہے جس کا ذکر

قرآن مجید میں موجود ہے کہ ہم نے قرآن کو سیکھنے والوں کے لئے آسان بنایا ہے۔ قران مجید میں موجود مثالیں ایمان، عقائد ،اخلاقیات اور زوزمرہ زندگی کے معمولات کے بارے بیان کی گئی ہیں بالفاظ دیگر قران کے امثال اور تشبیہات مضامین قرآن سے متعلق بیان ہوئی ہے۔قرآن پاک تدبر کی کتاب ہے بقدر تدبر اور غور وخوض کے حقانیت قرآن اور اسرار اشکار ہو جاتے ہیں آج مسلمانوں کی ذلت اور پستی کا ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے قران مجید میں غور وخوض چھوڑا ہے اور صرف تلاوت کو کافی سمجھا ہے حالاں کہ یہ صرف تلاوت کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ایک مکمل رہنما کتاب ہے۔اس لئے قران کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ترجمہ سیکھنے کی ہمت کی جائے۔کیوں کہ جب تک ہم قرآن مجید کے ظاہری معانی اور مفہوم کو نہیں سمجھتے تو اس کے اسرار اور حکم تک رسائی ممکن نہیں۔ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ یہ پڑھنے والوں کے لئے آسان بنایا گیا ہے۔دنیا میں جتنے بھی کتابیں موجود ہیں ان میں صرف قرآن مجید کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ اس کے امثال اور معانی انتہائی دلکش اور جاذب ہے۔قرآن مجید کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں میں بھی مثالیں موجود تھی مگر قرآن مجید کا انداز انتہائی دلنشین ہے۔قرآن مجید کے امثال میں بے پناہ اسرار پوشیدہ ہیں۔ان مثالوں سے قاری کو عقائد،ایمانیات اور اخلاقیات وغیرہ کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔امثال القرآن کے اور بھی کئی حکمتیں ہیں مگر ہم پوری طرح سے اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔قرآن مجید میں ارب کائنات نے امثال کے بہت زیادہ حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ غور وفکر،تدبر اور تعقل، علمی رسوخ، تذکیر وغیرہ۔ مجموعی حیثیت سے ہم نے قران میں غور وفکر کرنا چھوڑ دیا ہے۔ عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ قرآن مجید کو سمجھنا مشکل ہے۔حالانکہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔قرآن مجید انسانیت کے ہدایت کے لئے سب سے آسان ترین کتاب ہے اور یہ مضمون قران مجید میں کئی بار مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے کہ ہم نے قران کو سیکھنے والوں کے لئے آسان بنایا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن مجید کو پڑھے۔اس کے حلال اور حرام کو سمجھے اور اس کے ساتھ ساتھ سابقہ اقوام کے حالات سے سبق حاصل کریں۔اللہ تعالی کے اس کلام میں نا آشنا جاذبیت ہے بس اسے پڑھنے کے لئے وقت نکالنا چاہیے۔ ہمارے اسلاف کا طریقہ یہ تھا کہ وہ قران مجید کے پڑھنے پر صرف اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ تاریخ نے ان جیسے لوگ پھر نہیں دیکھے جن کو قرآن مجید پر اتنا عبور حاصل ہو۔ یہ ایک زندہ اور جاوید کتاب ہے جو انسانی زندگی کو تاریکیوں سے روشنیوں کی طرف لاتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1۔ جار اللہ زمخشری،إبو القاسم محمود بن عمرو بن إحمد،إساس البلاغۃ،الناشر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، صفحہ نمبر193، جلد دوم، سن اشاعت 1419ھ

2۔ النحل:60

3۔ الرعد:35

4۔ زرکشی،إبو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ،الاتقان فی علوم القرآن، الناشر: دار إحیاء الکتب العربیۃ، صفحہ نمبر487، جلد، 1، الطبعۃ: الأولی، 1376ھ

5۔ابو عبید، قاسم بن سلام، فضائل القرآن، الناشر، دار ابن کثیر، دمشق، صفحہ نمبر 100، جلد 1، سن اشاعت 1415ھ

6۔جلالالدین ایسیوطی، الاتقان فی علوم القرآن الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394ھ، صفحہ نمبر 44 جلد 4

7۔الحشر: 21

8۔الزمر: 28

9۔العنکبوت: 43

10۔ابن کثیر، ابو الفداء إسماعيل بن عمر، الدمشقی، تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)، الناشر، دار الکتب العلمیة، بیروت، صفحہ نمبر 253، جلد 6، طبع اول 1419

11۔احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ، الشیبانی، مسند احمد، الناشر، مؤسسة الرسالة، حدیث نمبر، 17806، الطبعة: الأولى، 1421

12۔الکہف: 54

13۔السیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الاتقان فی علوم القرآن، الناشر، الهيئة المصرية العامة للكتاب، ، سن اشاعت 1974، صفحہ 46، جلد، 4،

14۔البقرہ: 17،18

15 Muhammad, Sardar, Saad Jaffar, Noor Fatima, Syed Ghazanfar Ahmed, and Asia Mukhtar. "The Story of Sulaiman (Solomon) and Bilquis (Sheba): Affinities in Quranic and biblical versions." *J. Legal Ethical & Regul. Isses* 25 (2022): 1.

16۔قرطبیؒ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین، الجامع لأحکام القرآن (تفسیر القرطبیؒ)، الناشر: دار الکتب المصریة—القاہرة، الطبعة: الثانیة، 1384ھ--1964م، ص305، ج9

17۔النور: 35

18۔مولانا گوہر الرحمٰن، علوم القرآن، مکتبہ تفہیم القرآن مرادان، صفحہ نمبر 198، جلد دوم، سن اشاعت، 2012، طبع سوم

19۔البقرہ: 68

20۔الفرقان: 67

21 Muhammad, Sardar, Rabiah Rustam, Saad Jaffar, and Sadia Irshad. "The Concept of Mystical Union: Juxtaposing Islamic And Christian Versions." *Webology* 18, no. 4 (2021): 854-864.

22۔یوسف: 51

23۔یوسف: 41

24۔البقرة: 216

26۔عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجربوع، الأمثال القرآنية القياسية المضروبة للإيمان بالله، الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، ص 763، ج3، ، سن اشاعت، الطبعة: الأولى، 1424ھ

27۔النحل: 60

28۔الروم: 27،28

29۔النحل:73تا75